حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

بذریعہ ڈرپ آبپاشی جنگل میں منگل

چوھدری خالد ہارون آباد بہاول نگر

زراعت میں پانی کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے پاکستان میں زیادہ تر روایتی طریقہء آبپاشی سے کھیتوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔ اس سے پانی بہت ضائع ہوتا ہے۔ ڈرپ آبپاشی جدید طریقہ آبپاشی ہے جس سے 70 فیصد تک پانی کی بچت ہوتی ہے جبکہ اس میں زمین ہموار کرنے کی بھی خاص ضرورت پیش نہیں آتی۔ انہی باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہارون آباد کے چوھدری محمد خالد اور ان کے بھائی نے محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کی مدد سے ڈرپ آبپاشی سے استفادہ کرنے کا

ڈرپ آبپاشی کے فوائد

- پانی کی بچت
- صحیح اور مقررہ وقت پر پانی کی فراھمی
- پیداواری اخراجات میں کمی
- پیداوار اور معیار میں بہتری
- جڑی بوٹیوں کی کم نشوونما
- کھاد و کیمیائی اجزاء کا بہتر استعمال
- ریتلے علاقوں کے لئے موزونیت
- غیر ھموار زمینوں کے لئے موزوں ترین

نظامتِ اعلیٰ زراعت (اصلاحِ آبپاشی) پنجاب
۲۱- آغاخان (ڈیوس) روڈ، لاہور

"اس زمین پر جنگل تھا، سرکنڈوں کا جنگل۔ بیلہ نما جگہ تھی، یہ بلے ہی بلے تھے، لوگ شام کو یہاں سے گزرتے ہوئے ڈرتے تھے، مگر اب ڈرپ آبپاشی کی مدد سے جنگل میں منگل ہو گیا ہے۔"

کئی سو سال سے ویران پڑے اس جنگل کو قابل کاشت بنانا ناقابل یقین تھا۔ انسانی عقل یہ بات تسلیم کرنے سے انکاری تھی کہ اس جگہ پر بھی کاشتکاری ممکن ہے۔ مگر ڈرپ آبپاشی نے وہ کر دیا کہ انسانی عقل بھی دنگ رہ جائے۔

"ایک ایکڑ کو پانی لگانے میں کم از کم تین گھنٹے لگتے ہیں جبکہ 23 ایکڑ کے لئے 72 گھنٹے لگیں گے۔ مگر آپ حیران ہونگے کہ ڈرپ کے ذریعے صرف تین گھنٹوں میں تمام پودوں کو پانی مل جاتا ہے اور صرف ایک بندہ یہ پانی لگاتا ہے اور ان ٹبوں میں تو کسی بھی اور طریقے سے پانی لگانا ممکن نہیں ہے"

جہاں کم ملتی ہے وہاں پودے کی نشوونما صحیح نہیں ہوتی۔ اگر مزدوری کو بھی دیکھیں تو 23 ایکڑ میں دس آدمی تین گھنٹوں میں یہ کھاد دینگے۔ جبکہ ڈرپ آبپاشی میں کھاد ٹینک میں ڈال دیتے ہیں جو دو گھنٹوں میں پانی کے ساتھ برابر مقدار میں ہر پودے کو مل جاتی ہے۔"

"لوگ ہمیں منع کرتے تھے کہ یہاں خرچہ کرنا بے وقوفی ہے مگر اب وہی لوگ حیران اور خوش ہیں۔ حیران اس لئے کہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ریت کے ٹیلوں پر پانی پہنچ جائے، اور خوش اس لئے کہ اگر یہ جنگل آباد ہو سکتا ہے تو اس طرح کے کئی اور جنگل بھی آباد ہو سکتے ہیں۔ یہ ہمارے علاقے میں سیر و تفریح کی جگہ بن گئی ہے۔ بے شمار لوگ اسے دیکھنے آتے ہیں یہاں تک کہ ممبر صوبائی اسمبلی تک یہاں آچکا ہے۔ کیونکہ جب تک لوگ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں انہیں یقین نہیں آتا"

روایتی طریقہء آبپاشی میں زیادہ کھاد استعمال کرنے کے باوجود وہ نتائج نہیں ملتے جو ڈرپ آبپاشی سے حاصل ہوتے ہیں۔ کیونکہ ڈرپ آبپاشی میں برابر مقدار کی کھاد پانی کے ساتھ ہر پودے کو ملتی ہے۔ جس سے کسان کھاد کی بچت کرنے کے ساتھ ساتھ بہتر فصل بھی حاصل کرتے ہیں۔

ڈرپ آبپاشی ہر طرح کے علاقے کے لیے موزوں طریقہ ہے اور خاص طور پر ایسے علاقے جہاں پانی کا مسئلہ ہے یا جہاں زمین ناہموار ہے وہاں تو اس کا کوئی نعم البدل نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے جو کسان ایک مرتبہ اسے استعمال کر لے وہ دوسرے کسانوں کو اس کو استعمال کا مشورہ ضرور دیتا ہے۔

"یہاں پر پانی کا بہت مسئلہ ہے بھراتی زیادہ محنت اور اوپر سے مہنگائی اتنی ہو گئی ہے کہ کسان کا گزارہ بہت مشکل سے ہوتا ہے۔ میں تو تمام کسان بھائیوں کو یہی کہوں گا کہ اگر ترقی کرنی ہے تو فصل ڈرپ آبپاشی سے اگائیں۔ روایتی طریقہ آبپاشی میں درکار دو ایکڑ کے پانی اور ایک بوری کھاد سے جتنی فصل کاشت کرینگے، ڈرپ آبپاشی میں اتنے پانی اور کھاد سے آپ 20 ایکڑ پر فصل اگا سکتے ہیں"

ڈرپ آبپاشی کا ابتدائی خرچہ زیادہ ہونے کے باوجود یہ گھاٹے کا سودا نہیں ہے۔ اس میں پانی کی بچت اور پانی لگانے میں مزدوری کی بچت بہت زیادہ ہے۔ اسی لئے کسان اس کے استعمال سے مطمئن رہتا ہے۔ چوہدری خالد نے پانی کی بچت بارے اپنے تجربات کچھ اس طرح بتاتے ہیں۔

"روایتی طریقے سے کھاد دیں تو فی ایکڑ ایک بوری کھاد لگتی ہے جبکہ ڈرپ آبپاشی میں اس وقت 23 ایکڑ کے لئے صرف ایک بوری کھاد استعمال کر رہے ہیں۔ روایتی طریقے سے کھاد دینے میں کہیں کھاد زیادہ مل جاتی ہے اور کہیں کم۔ جہاں کھاد کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے وہاں پودے جل جاتے ہیں اور